نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

مجلہ "الحق" کی پینتالیس سالہ اشاریہ کی اشاعت

الحمدلحضرۃ الجلالہ والصلوۃ والسلام علی خاتم الرسالہ امابعد واما بنعمۃ ربک فحدث. (القرآن)

آج سے پینتالیس سال قبل محض توکلا علی اللہ ہم نے حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز کی زیر سرپرستی اس پسماندہ اور دورافتادہ علاقہ سے ایک علمی' دینی' تحقیقی' ادبی اور اصلاحی ماہنامہ جریدہ مجلہ الحق کا اجراء کیا۔تو یہ بات ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ اس مجلہ کا برصغیر کے تمام علمی اور ادبی حلقوں میں بھرپور خیر مقدم کیا جائے گا۔اور ملک وملت کے نامور فضلاء گرامی قدر اہل علم اور وقت کے مشہور دانشور حضرات اس کا گرمجوشی سے استقبال کریں گے۔چنانچہ جب اس کا پہلا پرچہ صحیفہ وجود پر آیا اور اس کے علمی مقالات تحقیقی مضامین اور ادبی شہپارے ان مذکورۃ الصدر شخصیات کے مطالعہ میں آئے تو ہر طرف سے تعریفی خطوط کا سلسلہ شروع ہوا۔یہ سلسلہ برصغیر تک محدود نہیں تھا۔بلکہ پاک وہند کی حدود سے ماوراء عالم عرب اور یورپ وافریقہ سے اس نوخیز جریدہ کے متعلق توصیفی پیغامات موصول ہونے لگے۔

یہ ہماری خوش بختی تھی کہ "الحق" کے اجراء کے وقت برصغیر میں محدود اور معدودے چند مجلات تھے' جو کہ افق صحافت پر نمودار تھے۔اور اس سے اہل ذوق استفادہ کیا کرتے تھے' جبکہ علمی شخصیات اہل قلم اور دانشوروں کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔یہی وجہ ہے کہ مجلات کی کمی اور ان کے صفحات کی تنگ دامنی کے باعث اکثر اہل علم واہل قلم حضرات کی نگارشات کے مطالعہ سے تشنگان علم وادب محروم رہ جاتے۔مجلہ الحق کے اجراء سے ان حضرات کے اپنے قیمتی مضامین اور پرمغز مقالات کوملت کے سامنے پیش کرنے کا ایک بہترین اور سنہرا موقعہ میسر آیا۔چنانچہ بعد میں اکثر حضرات کے مقالہ جات اور مضامین کتابی شکل میں شائع ہوئے۔جس کا اولین محرک مجلہ الحق تھا اور آج تک بحمد للہ یہی تسلسل جاری ہے۔وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ابتدائے آغاز سے لے کر تادم تحریر ان پینتالیس سالوں میں الحق نے اپنے لئے جو معیار مقرر کیا تھا۔اس معیار پر ہم نے کبھی سمجھوتہ اور کمپرومائز نہیں کیا۔ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ الحق کے اجراء کے وقت مجلات کی تعداد بہت کم تھی جبکہ اہل قلم حضرات کا ایک کہکشاں آسمان صحافت پر ضیاباری کررہا تھا۔لہذا ہر مہینے مختلف النوع علمی' ادبی اور تحقیقی مضامین کا ایک انبار لگ جاتا جس میں ہمارے لئے انتخاب کرنا مشکل ہوجاتا۔مضمون کی افادیت کے حوالے سے بھی اور مضمون نگار کی شخصیت اور قدآوری کے تناظر میں بھی۔

ہم نے مجلہ کے اجراء کے وقت یہ طے کیا تھا کہ "الحق" خالص تحقیقی اور علمی خشک مضامین پر مشتمل نہ ہوگا بلکہ اس میں

ہر ذوق و وجدان کی تسکین کے لئے ادبی و تاریخی چاشنی کے حامل مقالات بھی ہونگے۔ چنانچہ ہر طبقہ میں اسکو بحمد للہ مقبولیت حاصل ہوگئی۔ جہاں علم و تحقیق کے متلاشی اس کے مندرجات کو اپنے لئے حرز جاں سمجھتے ہیں تو دوسری جانب شعر و ادب اور تاریخ و سوانح سے شغف رکھنے والے اسکو اپنے لئے چشمہ فیض گردانتے ہیں اور ہم نے یہ بھرپور کوشش کی ہے کہ یہ توازن اور یہ تعادل برقرار رہے اور اس میں ہم کسی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ جس کا اندازہ قارئین کے خطوط اور ان کے افکار و تاثرات سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق ہر ہوسنا کے نداند جام و سنداں باختن

الحق کے پینتالیس سالہ مجلات ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، جس میں سینکڑوں موضوعات اور عناوین پر محیط مقالات و مضامین ہیں جو کہ یقیناً ایک عظیم دائرۃ المعارف اور انسائیکلو پیڈیا ہے اور یہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک ریفرنس بک اور معتبر حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج بھی اگر تحقیق و جستجو کے متلاشی اس پر تحقیقی کام کریں تو مختلف موضوعات اور عنوانات پر سینکڑوں کتابیں معرض وجود میں آسکتی ہیں۔ اگر مقالہ نگار اور مضمون نویس حضرات پر سرسری نظر دوڑائی جائے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اپنے دور کی عبقری شخصیات اور نابغہ روزگار ہستیوں کے پاکیزہ خیالات اور روح پرور نگارشات جو کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اس میں موجود ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے احقر اپنی گوناگوں مصروفیات پارلیمانی جدوجہد ملکی سیاست اور دار العلوم کے انتظامی امور جیسے اہم معاملات کی وجہ سے اس کا نقش آغاز و اداریہ لکھنے سے قاصر ہے۔ اور یہ اہم ذمہ داری میرے برخوردار عزیزم حافظ راشد الحق سمیع سلمہ اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے اور بڑے احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ (اس سے قبل مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے ماہنامہ ''الحق'' کی ادارت کی ذمہ داریاں بڑی خوش اسلوبی اور نہایت کامیابی سے ادا کیں، اور اپنی تمام صلاحیتیں اس کی ترقی کے لئے وقف کر رکھی تھیں، اسی طرح مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب بھی خصوصی شکریے اور تحسینی کلمات کے مستحق ہیں جن کی خدمات ہمیشہ ادارہ کے ساتھ رہیں) البتہ مضامین و مقالات کا انتخاب اکثر راقم خود کرتا ہے تاکہ کلی طور پر الحق سے لاتعلقی نہ رہے کیونکہ اس کی ترقی اور بقاء کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور شیخ الحدیثؒ کی دعاؤں سے راقم نے تقریباً نصف صدی خون جگر سے اس کی آبیاری کی ہے۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار آئے۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہم محترم شاہد حنیف صاحب کا شکریہ ادا نہ کریں کہ انہوں نے بغیر ہماری تحریض یا گزارش کے اس اہم اور علمی کام کی طرف از خود توجہ دی اور علمی دنیا کے لئے ایک بہترین تحفہ مہیا فرمایا۔ شاہد صاحب ملک کے اہم علمی مجلات کے بحر بیکراں کے شناور ہیں اور میں نے ان کو مجلات کا ڈسکوری چینل قرار دیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم کاوش کو قبولیت سے نوازے۔ اور ملت کو اس سے مستفیض و مستفید ہونے کا موقع فراہم فرمائے۔ آمین والله يقول الحق وهو يهدى السبيل